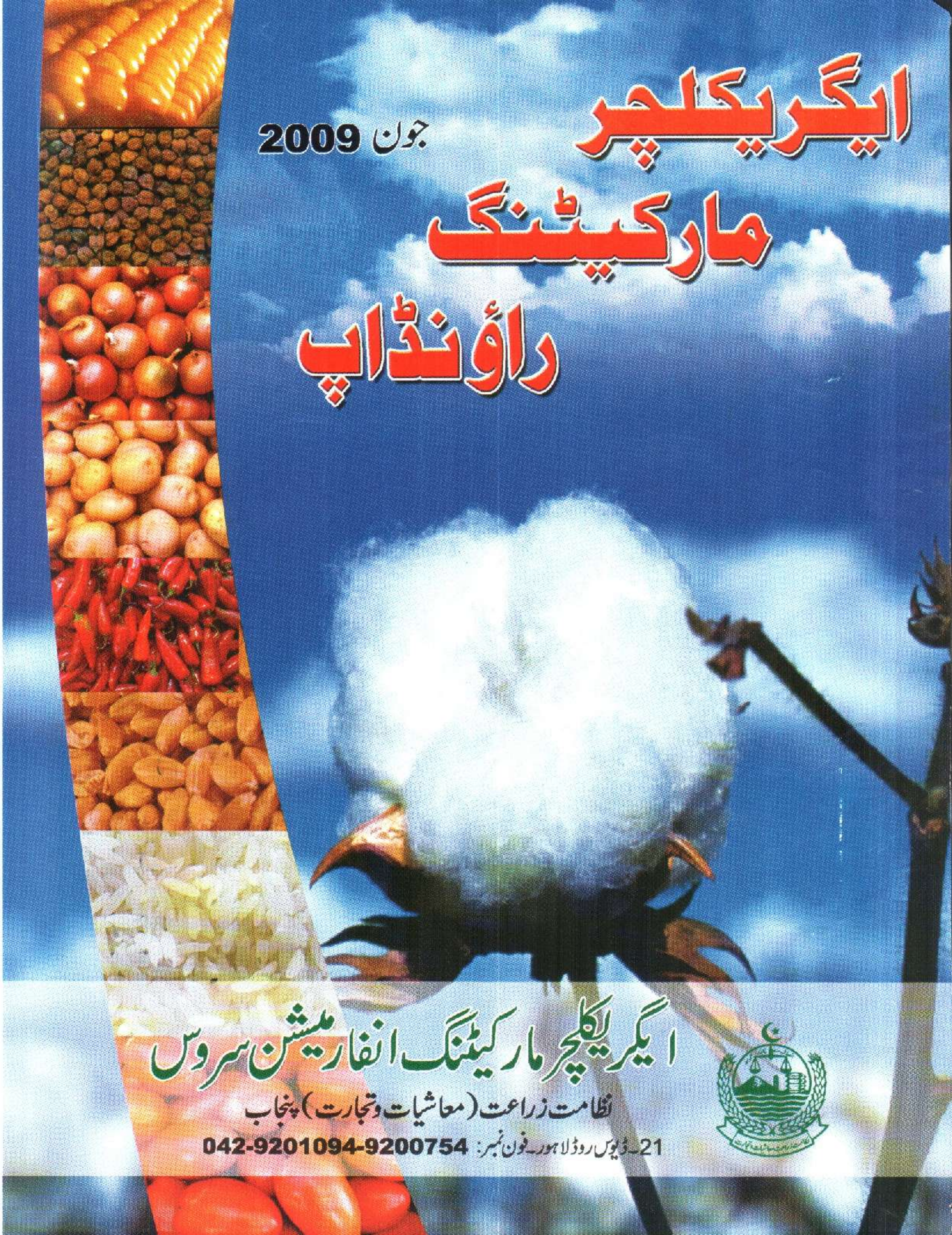

ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈاپ

جون 2009

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب
21۔ڈیوس روڈ لاہور۔فون نمبر: 042-9201094-9200754

کپاس ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

کپاس کی صاف چنائی ذخیرہ اور ترسیل

چنائی

سفارشات:

- ☆ چنائی اس وقت شروع کرنا چاہیئے جب 50 فیصد سے زیادہ ٹینڈے پوری طرح پک کر کھل جائیں تا کہ اعلیٰ معیار کی کپاس دستیاب ہو سکے۔
- ☆ چنائی شروع کرنے کا موزوں ترین وقت صبح 10.00 بجے کے بعد کا ہوتا ہے۔ جس وقت کھلے ٹینڈوں پر سے رات کی شبنم اڑ جائے تا کہ کپاس بدرنگ نہ ہونے پائے۔
- ☆ چنائی کرنے والی عورتوں کے بال سوتی دوپٹہ سے اس طرح باندھیں کہ بال گر کر چنی ہوئی پھٹی میں شامل نہ ہونے پائیں۔
- ☆ چنائی پودے کے نچلے حصے سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائیں تا کہ نیچے کے کھلے ہوئے ٹینڈے اوپر کے ٹینڈوں کی پتیوں، شاخوں یا کسی دوسری چیز کے گرنے سے آلودہ نہ ہوں۔
- ☆ چنائی کے دوران چنی ہوئی پھٹی کو صاف اور خشک کپڑے پر رکھا جائے اور اس کے بعد خشک جگہ پر اکٹھا کیا جائے تا کہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔
- ☆ کپاس کی دو چنائیوں کا درمیانی وقفہ کم از کم 15 سے 20 دن ہونا چاہیے۔ جلدی چنائی کرنے سے غیر معیاری اور کچا ریشہ حاصل ہوتا ہے۔ ایسی روئی کی قدر و قیمت مقامی اور عالمی منڈی میں کم ہو جاتی ہے۔
- ☆ کپاس کو صرف کپاس کے سوت سے بنے ہوئے کپڑے کے بوروں میں ہی رکھیں۔ سلائی کیلئے صرف سوتی ڈوری استعمال کی جائے۔ یاد رکھیں پٹ سن کے بورے، پٹ سن کے سیبے اور پولی پروپلین کے بوروں کا استعمال قانوناً جرم ہے۔
- ☆ سوتی بوروں میں روئی بھرنے سے پہلے ناکارہ اور نیم پختہ ٹینڈوں و دیگر آلائشوں کو نکال دینا چاہیے تا کہ روئی کا معیار بہتر ہو سکے۔
- ☆ چنائی کرنے والوں کو اجرت پھٹی کی مقدار کے ساتھ ساتھ اس کی صفائی اور ستھرائی کی بنیاد پر دی جائے یا تربیت یافتہ سپروائزر کے زیر نگرانی اجرت دی جائے تا کہ چنائی کرنے والے پھٹی کے معیار پر زیادہ توجہ دیں اور صرف مقدار کو اجرت کی کسوٹی نہ بنائیں۔
- ☆ چنی ہوئی کپاس میں نمی، کچے ٹینڈے، ٹینڈوں کے ٹکڑے، رسیاں، سوتلی، بال وغیرہ ہرگز شامل نہ ہونے دیں۔ اگر ہوں تو گودام میں لے جانے سے پہلے یہ تمام اشیاء ہاتھ سے چن کر نکال دیں۔
- ☆ بادل ہونے کی صورت میں چنائی نہ کی جائے۔

ذخیرہ

- ☆ کپاس کی چنائی کرنے کے بعد اس صاف ستھری اور اونچی جگہ پر رکھیں۔
- ☆ کپاس کی آخری چنائی کی پھٹی علیحدہ رکھنی چاہیے کیونکہ وہ اعلیٰ معیار کی نہیں ہوتی۔ اگر یہ پھٹی پہلی چنائیوں میں ملا دی جائے تو تمام پھٹی کا معیار گر جائے گا۔
- ☆ کپاس کی مختلف اقسام کو علیحدہ علیحدہ رکھا جائے۔
- ☆ پھٹی کیلئے گودام بالکل خشک، صاف اور ہوادار ہونے چاہئیں۔
- ☆ پھٹی کے بڑے بڑے ڈھیر نہ لگائیں پھٹی کا ایک ڈھیر 100 من سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
- ☆ اگر پھٹی کے ڈھیر کھلے آسمان کے نیچے لگائے گئے ہوں تو بارش کی صورت میں اس کو ترپال سے ڈھانپ دیں۔ جب بارش بند ہو جائے تو ترپال اتار دیں۔
- ☆ کپاس کو زیادہ دیر تک گودام میں نہ رکھا جائے کیونکہ اس سے کپاس کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

ترسیل

- ☆ کپاس کی ترسیل صرف اور صرف سوتی کپڑے کے بوروں میں کریں۔ پٹ سن کا بورا، پٹ سن کا سیبا اور پولی پروپلین کا بورا استعمال کرنا جرم ہے۔
- ☆ کپاس کی ترسیل اگر ٹرالی میں کرنی ہو تو ٹرالی اچھی طرح سوتی کپڑے سے ڈھانپ لیں اور اطراف میں لوہے کی جالی استعمال کریں۔
- ☆ کپاس کی سٹوریج اور ترسیل کے دوران سگریٹ نوشی سے مکمل پرہیز کریں تا کہ آگ لگنے کے حادثے کا امکان نہ رہے اور سگریٹ کے ٹوٹے کپاس کو آلودہ نہ کریں۔

کپاس کے کاشتکاران سفارشات پر عمل کر کے مقامی طور پر زیادہ قیمت حاصل کریں اور معیاری کپاس کی برآمد سے ملک کیلئے زرِمبادلہ کے حصول میں اپنا قومی کردار ادا کریں۔

گندم

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

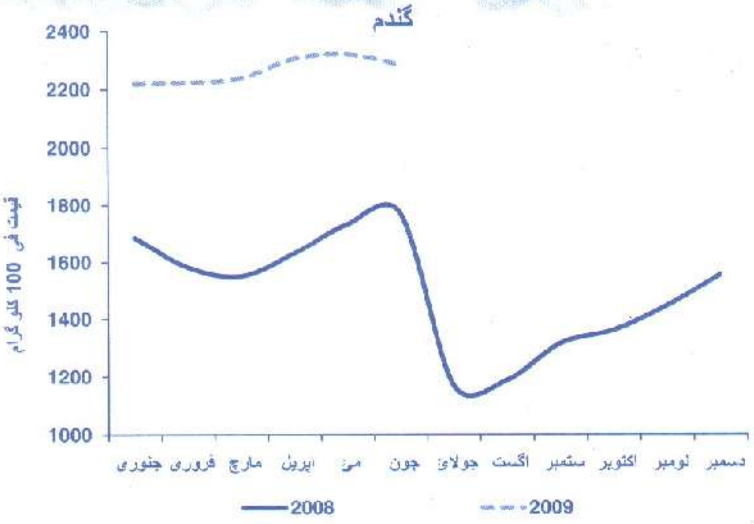

دنیا اپنی خوراک کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہت سی اجناس کاشت کرتی ہے مگر گندم اُن تمام اجناس میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ گندم دنیا کے بیشتر ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 میں گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 607 ملین ٹن تھی۔ گندم کی پیداوار میں پاکستان دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور پاکستان دنیا کی مجموعی عالمی پیداوار کا 3.875 فیصد پیدا کرتا ہے جبکہ چین 18.09 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 12.337 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور امریکہ 8.830 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں بھی گندم بنیادی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی جون کی رپورٹ کے مطابق سال 09-2008 میں دنیا میں اجناس کی مجموعی پیداوار کا اندازہ 1781 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 08-2007 کے اجناس کی مجموعی پیداوار سے 94 ملین ٹن زیادہ ہے۔ 09-2008 کے گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا اندازہ 687 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 08-2007 کی گندم کی مجموعی پیداوار سے 78 ملین ٹن زیادہ ہے۔ گندم کے مجموعی عالمی استعمال کا اندازہ 644 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 08-2007 کے گندم کے استعمال سے 30 ملین ٹن زیادہ ہے۔

پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 2.6 فیصد ہے۔ گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔ پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ پاکستان میں گندم کا فی کس ماہانہ استعمال 8.20 کلوگرام ہے۔ اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سال گندم کی کاشت اور پیداوار کو بڑھانے کے لیے حکومت نے گندم کی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی۔ حکومتی قیمت میں اضافے کی وجہ سے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے زیادہ رقبہ پر گندم کاشت کی جس سے پاکستان میں گندم کی اس سال ریکارڈ پیداوار ہوئی۔ حکومت کی طرف سے گندم کی فصل کے لئے بروقت اور اہم اقدامات اور کسان کی محنت سے پاکستان گندم کی پیداوار میں خود کفیل ہو گیا لہذا اس سال گندم کی درآمد نہیں کرنا پڑے گی زیادہ پیداوار کے باوجود حکومت نے چھوٹے کاشتکاروں سے زیادہ سے زیادہ گندم خریدی تاکہ انہیں اپنی پیداوار کا جائز معاوضہ مل سکے۔ گراف میں امسال اور گزشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جون کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 2284 روپے فی سوکلوگرام رہی۔ جو کہ گزشتہ ماہ مئی کی 2319 روپے فی سوکلوگرام قیمت سے 1.52 فیصد کم رہی۔ جبکہ گزشتہ سال ماہ جون کی قیمتوں کی نسبت 28.92 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ جون، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال جون کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون(2009) کی قیمتیں	مئی(2009) کی قیمتیں	جون(2008) کی قیمتیں	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2009) سے موازنہ	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا جون(2008) سے موازنہ
لاہور	2375	2374	1900	0.04	25.00
فیصل آباد	2305	2344	1736	-1.65	32.79
سرگودھا	2255	2305	1727	-2.18	30.57
ملتان	2278	2315	1669	-1 57	36 48
گوجرانوالہ	2258	2324	1783	-2.82	26.66
اوکاڑہ	2240	2279	1692	-1.71	32.43
راولپنڈی	2360	2368	1950	-0.31	21.04
رحیم یار خان	2198	2243	1715	-2.01	28.19
اوسط	2284	2319	1771	-1.52	28.92

مکئی

دنیا میں پیدا کی جانے والی تمام اجناس میں پیداوار کے لحاظ سے مکئی کا شمار پہلے نمبر پر کیا جاتا ہے۔ امریکہ مکئی کے عالمی مجموعی پیداوار میں پہلے نمبر پر ہے۔ اور سالانہ 332 ملین ٹن سے زیادہ مکئی پیدا کرتا ہے۔ دنیا میں امریکہ مکئی کی عالمی پیداوار کا 42.31 فیصد پیدا کرتا ہے۔ چین، برازیل، میکسیکو، ارجنٹائن اور انڈیا بالترتیب مکئی کی پیداوار 19.36، 6.57، 2.86، 2.77، 2.13 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں مکئی زیادہ تر صوبہ پنجاب اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 کے دوران مکئی کی پیداوار میں پاکستان دنیا میں 29 ویں نمبر پر ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی جون کی رپورٹ کے مطابق مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار کا سال 09-2008 کا اندازہ 782 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جو کہ سال 08-2007 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 6 ملین ٹن کم ہے عالمی سطح پر مکئی کا زیادہ تر استعمال بائیوڈیزل بنانے میں ہوتا ہے۔ جب سے پٹرول کی قیمتیں بڑھی ہیں۔ دنیا میں مکئی سے ایتھونول بنانے کا کاروبار عروج پر ہے۔ پاکستان میں مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہے اور کارن آئل بنانے میں بھی اس کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3604.7 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 16.72 فی صد زیادہ ہے۔ مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 74 فیصد ہے۔ پنجاب میں اس کی پیداوار کے بالترتیب بڑے اضلاع اوکاڑہ، پاک پتن، ساھیوال اور جھنگ ہیں۔ گراف میں امسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

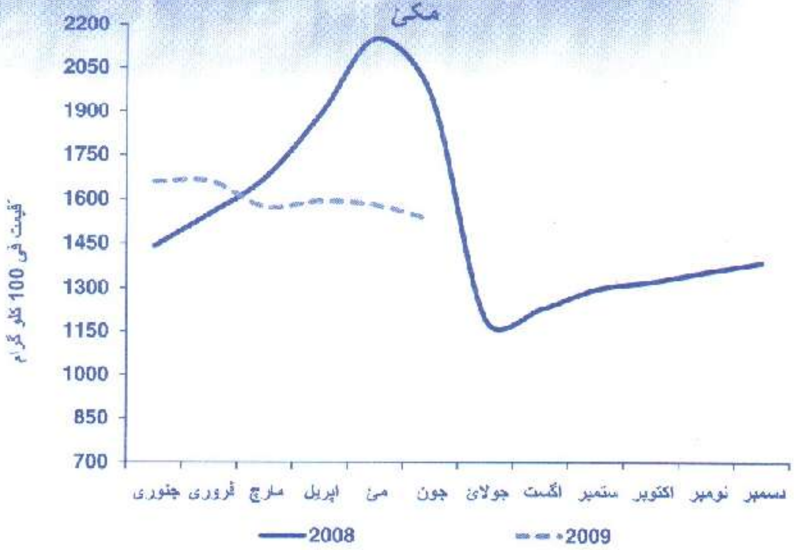

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جون کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1531 روپے فی سو کلوگرام رہی۔ جو کہ گزشتہ ماہ کی 1581 روپے فی سو کلوگرام قیمت سے 3.13 فیصد کم رہی اس کمی کی بنیادی وجہ مکئی کی نئی فصل کا منڈیوں میں آنا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں کی نسبت 21.66 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون(2009) کی قیمتیں	مئی(2009) کی قیمتیں	جون(2008) کی قیمتیں	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2009) سے موازنہ	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا جون(2008) سے موازنہ
لاہور	1458	1629	2125	-10.49	-31.37
فیصل آباد	1455	1514	2036	-3.86	-28.54
سرگودھا	1693	1760	1833	-3.84	-7.67
ملتان	1479	1521	2021	-2.74	-26.80
گوجرانوالہ	1683	1700	2175	-0.98	-22.61
اوکاڑہ	1299	1329	1529	-2.27	-15.06
راولپنڈی	1608	1633	2208	-1.53	-27.17
رحیم یار خان	1575	1560	1710	0.96	-7.89
اوسط	1531	1581	1955	-3.13	-21.66

چینی سفید

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

پاکستان میں گنے کی فصل مجموعی معیشت کا 3.5 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ جبکہ پاکستان میں چینی کی پیداوار کا انحصار گنے کی فصل پر ہوتا ہے۔ سال 08-2007 کی گنے کی فصل سال 07-2006 کے مقابلہ میں 16.8 فیصد زیادہ رہی۔ مگر موجودہ سال میں شوگر ملوں کی طرف سے رقم کی بروقت ادائیگی نہ کرنے اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس سال پیداوار بہتر نہ ہوسکی۔ جس کی وجہ سے چینی کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہیں۔ گنے کی فصل دنیا میں بہت سے ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 کے عالمی اعدادوشمار کے مطابق برازیل 33.00 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت اور چین بالترتیب 22.82 اور 6.82 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ جبکہ پاکستان 3.51 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ سال 2007 کے دوران 1557.66 ملین ٹن کماد پیدا ہوتا ہے۔ گنا رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی نقد آور فصل ہے اور بنیادی طور پر چینی حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اس وقت ملک میں 80 کے قریب شوگر ملز مختلف صوبوں میں کام کر رہی ہیں۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اس وقت 42 شوگر ملیں موجود ہیں۔ پاکستان میں چینی کا فی کس ماہانہ استعمال 1.31 کلوگرام ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 63 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ اس سال جولائی سے مئی تک کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان نے 8911(000امریکی ڈالر) کی چینی برآمد کی جو کہ پچھلے سال کے اسی عرصہ کے دوران برآمد کی گئی چینی کی مالیت سے 89.60 فیصد کم ہے۔ گراف میں سفید چینی کی اس سال اور گزشتہ سال کی قیمتیں ظاہر کی گئی ہیں۔

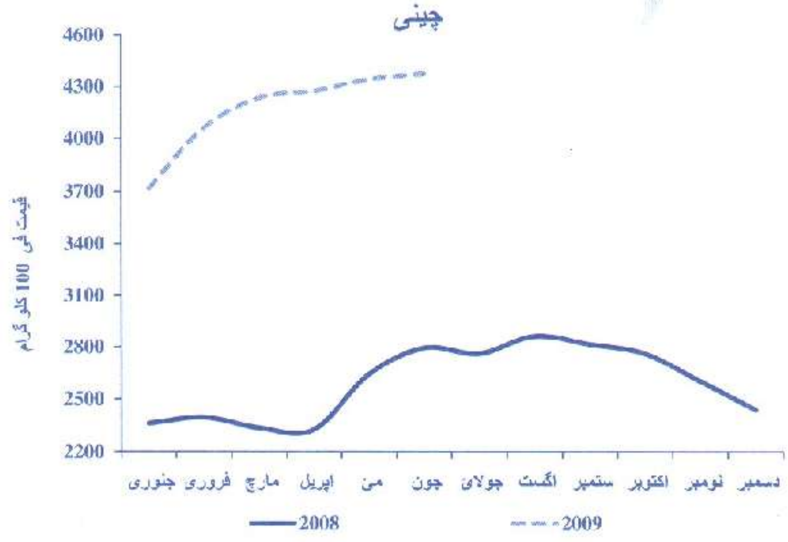

جون کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ پچھلے مہینے کی نسبت شرح اضافہ 0.70 فیصد دیکھنے میں آیا۔ مئی میں چینی کی قیمت 4337 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ جون میں بڑھ کر 4368 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی جبکہ گزشتہ سال جون کے مقابلے میں قیمت میں شرح اضافہ 56.39 فیصد رہا یہ اضافہ پاکستان میں اس سال گنے کی کم پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ رسد وطلب کو متوازن رکھنے اور چینی کی قیمتوں کے استحکام کیلئے چینی کو بیرون ممالک سے درآمد کرنا بہت ضروری ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی جون کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کے ماہ جون کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے-/100 کلوگرام

منڈی	جون(2009) کی قیمتیں	مئی(2009) کی قیمتیں	جون(2008) کی قیمتیں	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2009) سے موازنہ	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا جون(2008) سے موازنہ
لاہور	4413	4377	2816	0.84	56.73
فیصل آباد	4363	4353	2788	0.24	56.49
سرگودھا	4368	4373	2750	-0.11	58.85
ملتان	4304	4298	2732	0.16	57.57
گوجرانوالہ	4404	4310	2837	2.18	55.26
اوکاڑہ	4360	4366	2761	-0.13	57.89
راولپنڈی	4428	4334	2898	2.17	52.83
رحیم یارخان	4300	4288	2761	0.27	55.75
اوسط	4368	4337	2793	0.70	56.39

چنا سیاہ

پاکستان میں دالوں کی کاشت میں چنا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کم آمدنی والا طبقہ اپنی لحمیات کی ضروریات چنا سے پوری کرتا ہے۔ چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ سیاہ چنا پوری دنیا میں 53 کے قریب ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے بھارت اس کی پیداوار میں 64.10 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ پاکستان 9.04 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 5.62 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب 81.64 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 5.47,9.61 اور 3.26 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں چنے کا فی کس استعمال 0.20 کلوگرام ماہانہ ہے۔ چنا سیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں ہوتی ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چنے کی موجودہ سال کی پیداوار پچھلے سال کی مجموعی پیداوار کی نسبت زیادہ ہے جس کی وجہ سے مقامی مارکیٹ میں چنے کی قیمت پچھلے سال کے مقابلے میں کم ہے۔ گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

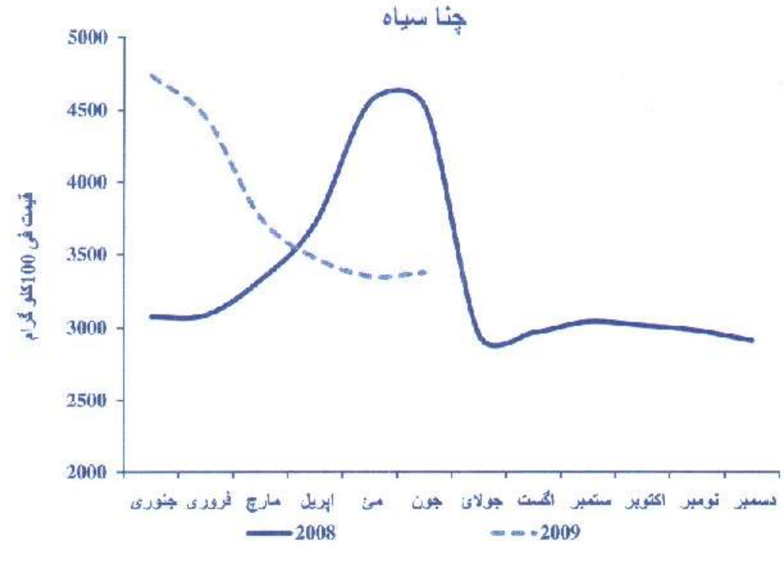

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گزشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ مئی میں چنے کی قیمت 3353 روپے فی سوکلوگرام تھی ۔ جو جون کے مہینے میں 0.84 فیصد اضافے کے ساتھ 3381 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی ۔ جو گزشتہ سال جون کے مقابلے میں 25.35 فیصد کم ہے۔ چنے کی موجودہ قیمتوں میں رمضان المبارک کے آغاز سے پہلے مزید اضافہ متوقع ہے۔ مگر حکومتی کنٹرول سے یہ اضافہ روکا جاسکتا ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چنا سیاہ کی جون کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال جون کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون (2009) کی قیمتیں	مئی (2009) کی قیمتیں	جون (2008) کی قیمتیں	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2009) سے موازنہ	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا جون (2008) سے موازنہ
لاہور	3373	3363	4548	0.31	-25.84
فیصل آباد	3108	3079	4365	0.95	-28.78
سرگودھا	3160	3083	4298	2.49	-26.47
ملتان	3183	3149	4471	1.09	-28.80
گوجرانوالہ	3517	3467	4679	1.44	-24.84
اوکاڑہ	3567	3642	4350	-2.06	-18.01
راولپنڈی	3250	3142	4738	3.45	-31.40
رحیم یار خان	3892	3900	4785	-0.21	-18.68
اوسط	3381	3353	4529	0.84	-25.35

ماش

پاکستان میں کھائی جانے والی دالوں میں ماش خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ بدقسمتی سے اس کی پیداوار ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ لہذا ہمارے کسان بھائیوں کو چاہیئے کہ ماش کی کاشت پر خصوصی توجہ دیں تاکہ ہمارا ملک اس دال کی پیداوار میں خودکفیل ہو اور ملکی زرمبادلہ کی بچت ہو سکے۔ ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار (موسم خریف کی دالوں میں) دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ سال 08-2007 کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں 82.31 (ہزار ایکڑ) رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 17.3 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 8.80 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیرکاشت کل رقبہ کا تقریباً 80.31 فیصد سے زائد پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں نارووال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ سال 08-2007 کے اعدادوشمار کے مطابق پنجاب میں 82.31 (ہزار ایکڑ) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 11.8 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 10.61 فیصد کم ہے۔ ماش کی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔ سال 08-2007 کے دوران پاکستان نے ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے 336.0 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جن کی کل مالیت 12689.3 ملین روپے تھی۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار پر ہے۔ دوسری دالوں خاص کر مسور کی قیمتیں بڑھنے سے ماش کی قیمتیں بھی کافی حد تک متاثر ہوئیں۔ اور اس کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان ہے۔ گراف میں ماش کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

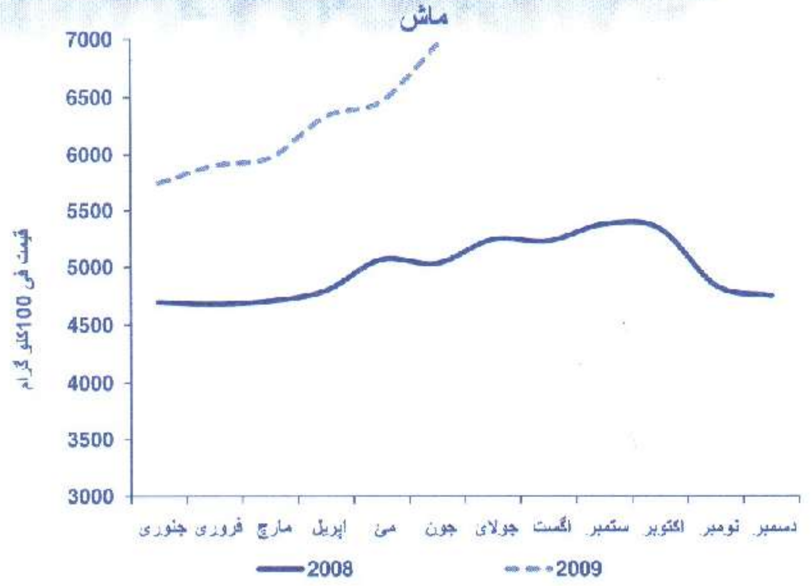

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جون کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 6454 روپے سے بڑھ کر 6941 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ 7.55 فیصد رہا اور اسی طرح گزشتہ سال ماہ جون کی قیمتوں سے 38.02 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی جون، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال جون کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون(2009) کی قیمتیں	مئی(2009) کی قیمتیں	جون(2008) کی قیمتیں	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2009) سے موازنہ	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا جون(2008) سے موازنہ
لاہور	7538	7192	5250	4.81	43.57
فیصل آباد	7073	6677	4265	5.93	65.85
سرگودھا	6567	5882	4910	11.65	33.75
ملتان	6884	6213	4892	10.80	40.73
گوجرانوالہ	6867	6717	5013	2.23	36.99
اوکاڑہ	5919	5417	5008	9.27	18.19
راولپنڈی	7467	6608	5383	12.99	38.70
رحیم یارخان	7216	6927	5513	4.17	30.90
اوسط	6941	6454	5029	7.55	38.02

مسور

دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار بھارت ،کینیڈا،چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔مسور دنیا میں 52 کے قریب ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔جس میں بھارت پیداوار کے لحاظ سے 36.141 فیصد کے ساتھ پہلے جبکہ کینیڈا 17.29 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 14.98 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔پاکستان مسور کی عالمی پیداوار میں 0.54 فیصد حصہ کے ساتھ تیرواں نمبر پر ہیں۔پاکستان میں سال 08-2007 کے اعدادوشمار کے مطابق موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا شمار چنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔جبکہ منڈیوں میں مسور کی دال کی دستیابی مارچ اور اپریل کے مہینوں میں ہوتی ہے۔مسور کی مجموعی پیداوار ملکی ضروریات کے لئے ناکافی ہے جس کی وجہ سے اسے درآمد کرنا پڑتا ہے۔صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیداواری اضلاع راولپنڈی ، چکوال اور ناروال ہیں۔ سال 08-2007 کے اعدادو شمار کے مطابق پاکستان میں مسور 75.12 (ہزار ایکڑ) پر کاشت کی گئی جس سے 14.6 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی ۔سال 07-2006 کے مقابلے میں سال 08-2007 میں مسور کی کاشت 22.05 فیصد کم رقبہ پر کاشت ہوئی اور پیداوار میں 30.80 فیصد کی واقع ہوئی۔دال مسور کی اوسط پیداوار میں بھی واضح کمی نوٹ کی گئی اور 541 کلوگرام فی ہیکٹر سے کم ہوکر 480 کلوگرام فی ہیکٹر ہوگئی۔مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب 49.3 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ سندھ 20.54 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔مسور کی مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اس کو زیادہ تر کینیڈا، بھارت اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی منڈی پر ہوتا ہے۔گراف میں مسور کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

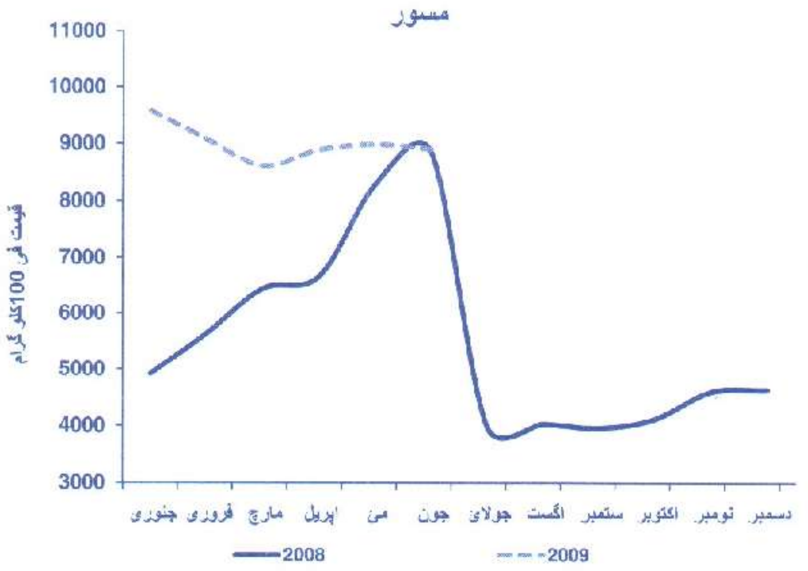

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 0.93 فیصد کم رہی۔گزشتہ ماہ مئی میں اوسط قیمت 9000 روپے فی سوکلوگرام تھی جوکہ ماہ جون میں کم ہوکر 8917 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔جوگزشتہ سال جون کے مقابلے میں 0.93 فیصد کم ہے۔درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی جون کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال ماہ جون کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون(2009) کی قیمتیں	مئی(2009) کی قیمتیں	جون(2008) کی قیمتیں	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2009) سے موازنہ	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا جون(2008) سے موازنہ
لاہور	8825	8817	9096	0.09	-2.98
فیصل آباد	8380	8875	8477	-5.58	-1.14
سرگودھا	8583	8740	9104	-1.79	-5.72
ملتان	8635	8756	9179	-1.38	-5.92
گوجرانوالہ	9042	8833	8917	2.36	1.40
اوکاڑہ	9242	9217	8100	0.27	14.09
راولپنڈی	9267	9358	8733	-0.98	6.11
رحیم یارخان	9358	9404	9248	-0.49	1.19
اوسط	8917	9000	8857	-0.93	0.67

مونگ

خریف کی دالوں میں مونگ سب سے بڑی فصل ہے سال 08-2007 کے اعدادوشمار کے مطابق یہ دال 607.6 ہزار ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 177.7 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 28.30 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان میں مونگ دال کا فی کس استعمال 0.09 کلوگرام ماہانہ ہے۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 2007-08 کے اعدادوشمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ 86.32 فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ مونگ کی مقامی پیداوار ملکی ضروریات کو بخوبی پورا کرتی ہے اس لئے اسے درآمد کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مونگ کی نئی فصل کاشت ہو چکی ہے جو کہ منڈی میں جولائی کے مہینہ میں دستیاب ہوگی۔ ان دنوں گزشتہ سال کی پیداوار اپنے آخری مراحل پر ہے جس کی وجہ سے گزشتہ مہینہ کے مقابلے میں قیمتوں میں معمولی اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ جولائی میں نئی فصل کے آتے ہی قیمتیں مستحکم ہو جائیں گی۔ گراف میں مونگ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

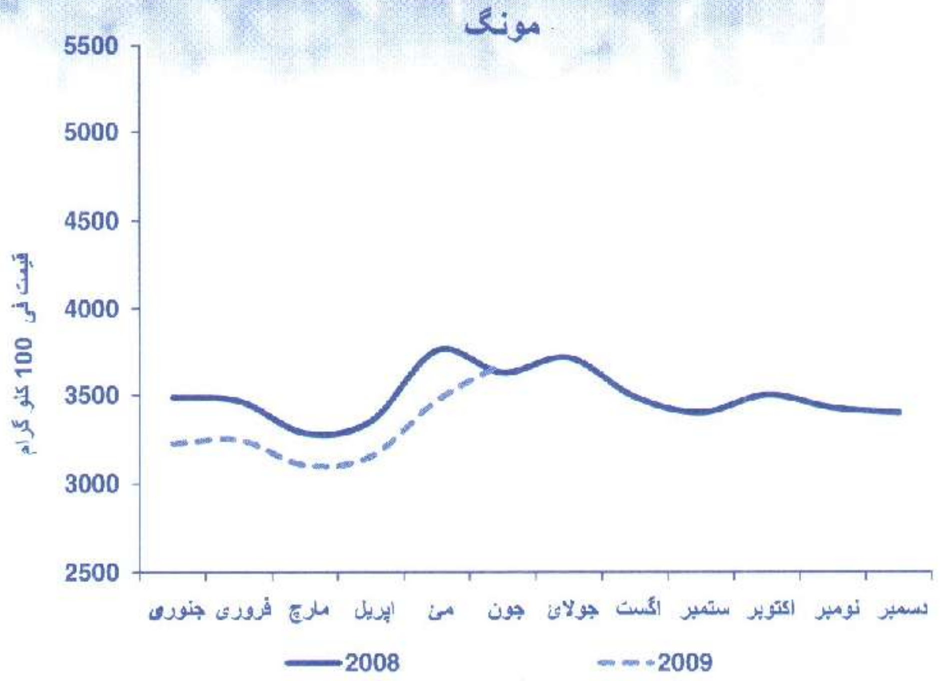

جون میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گزشتہ ماہ اوسط قیمت 3467 روپے فی سوکلوگرام تھی جو اس ماہ بڑھ کر 3679 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 6.11 فیصد رہا جبکہ گزشتہ سال جون کے مقابلے میں شرح اضافہ 1.41 فیصد رہا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ جون کی قیمتوں کا، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال ماہ جون کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے-/100 کلوگرام

منڈی	جون (2009) کی قیمتیں	مئی (2009) کی قیمتیں	جون (2008) کی قیمتیں	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2009) سے موازنہ	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا جون (2008) سے موازنہ
لاہور	4067	3800	3917	7.02	3.83
فیصل آباد	3495	3357	3282	4.09	6.47
سرگودھا	3519	3214	3271	9.50	7.58
ملتان	3668	3410	3535	7.55	3.74
گوجرانوالہ	3700	3558	3533	3.98	4.72
اوکاڑہ	3192	3054	3685	4.50	-13.39
راولپنڈی	4100	3717	3954	10.31	3.69
رحیم یارخان	3694	3627	3848	1.85	-4.00
اوسط	3679	3467	3628	6.11	1.41

پیاز

پیاز کا استعمال دنیا میں کھانے کی بہت سی ڈیشز میں کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے کھانے کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ دنیا کے بہت سے ممالک تقریباً 141 ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ پیاز کی پیداوار میں چین 31.88 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 12.68 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور امریکہ 5.59 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے جبکہ پاکستان پیاز کی عالمی پیداوار میں 3.26 فیصد حصہ کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہے۔ سال 2007-08 کے دوران پاکستان میں پیاز 378.32 ہزار ایکڑ پر کاشت کیا گیا جس سے 2015.2 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 10.94 فیصد زیادہ رہی۔ سال 2007-08 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق سندھ 38.95 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بلوچستان، پنجاب اور سرحد بالترتیب 36.84، 12.93 اور 11.27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں پیاز کا فی کس ماہانہ استعمال 0.94 کلوگرام ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔ سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی رسد منڈی میں اس کی طلب کو پورا کرنے کیلئے دستیاب رہتی ہے۔ مقامی فصل کے آنے سے رسد، طلب کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور قیمتیں کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت منڈی میں پیاز صوبہ پنجاب سے آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلے میں کافی کم ہیں۔ گراف میں پیاز کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

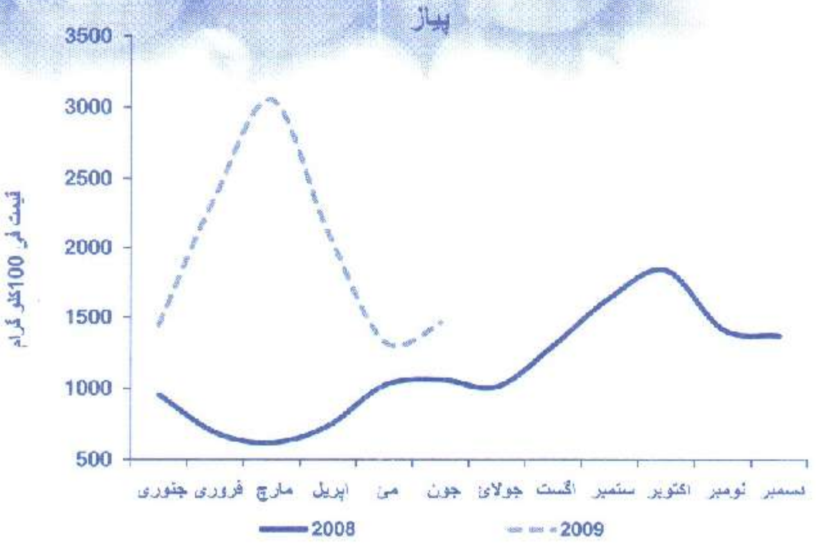

ماہ جون میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کم رہیں۔ مئی کے دوران اوسط قیمت 1541 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ جون میں کم ہو کر 1458 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی۔ اس طرح شرح کمی 5.34 فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال جون کے مہینہ کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح اضافہ 37.40 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے-/100 کلوگرام

منڈی	جون (2009) کی قیمتیں	مئی (2009) کی قیمتیں	جون (2008) کی قیمتیں	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2009) سے موازنہ	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا جون (2008) سے موازنہ
لاہور	1425	1358	1008	4.91	41.32
فیصل آباد	1333	1567	975	-14.89	36.75
سرگودھا	1395	1500	1258	-6.97	10.97
ملتان	1285	1377	1008	-6.66	27.54
گوجرانوالہ	1433	1600	908	-10.42	57.80
اوکاڑہ	1633	1583	890	3.16	83.61
راولپنڈی	1618	1692	1202	-4.38	34.56
رحیم یار خان	1545	1650	1243	-6.36	24.26
اوسط	1458	1541	1061	-5.34	37.40

آلو

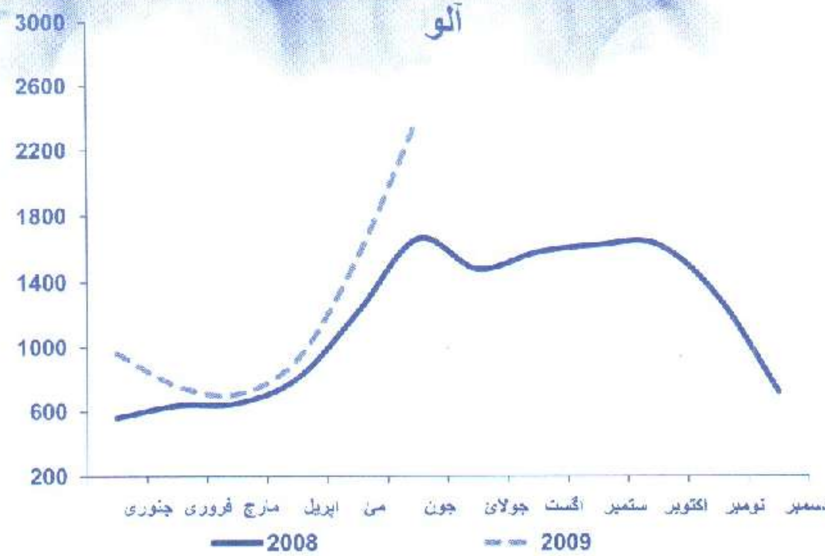

عالمی اعدادوشمار کے مطابق آلوتقریباً 157 کے قریب ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ آلوکی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 22.39 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست ہے جبکہ روس 11.43 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بھارت 8.17 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان آلوکی عالمی پیداوار میں 0.82 فیصد حصہ کے ساتھ اکیسویں نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے دوران پاکستان نے 24719 ہزار امریکی ڈالر کا آلو برآمد کیا جو کہ پچھلے سال 07-2006 کے مقابلہ میں 14.51 فیصد کم تھی۔ آلونشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں آلوکا فی کس ماہانہ استعمال 1.18 کلوگرام ہے۔ پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے۔ سال 08-2007 کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں آلو 381.29 ہزار ایکڑ پر کاشت کیا گیا جس سے 2539.0 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 1.65 فیصد کم ہے۔ پاکستان میں آلوکی کل پیداوار میں پنجاب 94.03 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست رہا۔ نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ صوبہ سرحد میں آلوکی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں ایک فصل جولائی سے ستمبر اور دوسری اگست سے اکتوبر تک منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔ اس وقت پنجاب کی آلوکی فصل ختم ہوچکی ہے جبکہ صوبہ سرحد سے سیکورٹی کے مسائل کی وجہ سے سپلائی بہت کم ہے جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے آنے والے دنوں میں آلوکی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے مزید یہ کہ رمضان المبارک سے پہلے آلوکی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے لہذا قیمتوں میں ہوشربا اضافے سے بچنے کیلئے نیا آلو کسی ہمسایہ ملک سے درآمد کرنا چاہیے تاکہ رمضان المبارک میں نئے آلوکی قیمتیں مستحکم رہ سکیں اور آلو کے بحران سے بچا جاسکے۔ گراف میں آلوکی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

مئی کے دوران اوسط قیمت 1326 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ بڑھ کر 2379 روپے فی سوکلوگرام ہوگی۔ اس طرح شرح اضافہ 79.35 فیصد رہا اور پچھلے سال ماہ جون کی نسبت آلوکی قیمتیں میں 44.01 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلوکی جون کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال جون کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون(2009) کی قیمتیں	مئی(2009) کی قیمتیں	جون(2008) کی قیمتیں	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی(2009) سے موازنہ	جون(2009) کی فیصد قیمتوں کا جون(2008) سے موازنہ
لاہور	2142	1417	1650	51.18	29.80
فیصل آباد	2575	1750	1617	47.14	29.28
سرگودھا	2521	1567	1975	60.90	27.64
ملتان	2529	1042	1508	142.80	67.68
گوجرانوالہ	2150	1308	1575	64.33	36.51
اوکاڑہ	2583	823	1562	213.92	65.39
راولپنڈی	2083	1383	1646	50.60	26.55
رحیم یارخان	2445	1320	1680	85.23	45.54
اوسط	2379	1326	1652	79.35	44.01

ٹماٹر

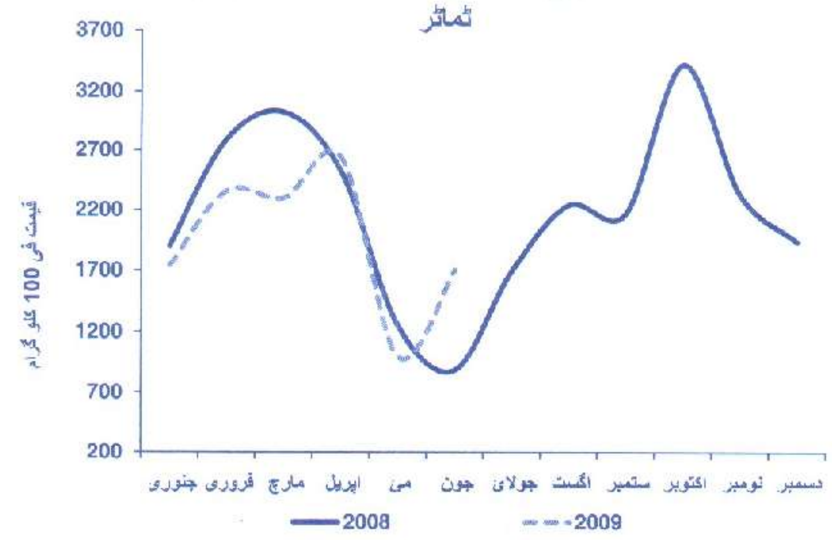

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے سال 2007 کے اعدادوشمار کے مطابق ٹماٹر کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 26.65 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، امریکہ 9.11 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 7.86 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں پاکستان 0.37 فیصد حصہ کے ساتھ 37 ویں نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے دوران ٹماٹر کی کاشت 131.2 (000 ایکڑ) پر کی گئی جس سے 536.2 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 6.74 فیصد زیادہ ہے۔ ٹماٹر کی سب سے زیادہ پیداوار صوبہ بلوچستان میں جبکہ صوبہ سرحد ٹماٹر کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ بالترتیب تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ صوبہ پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جون تک منڈی میں آتا ہے۔ جبکہ صوبہ سرحد سے ٹماٹر کی دو فصلیں اگست سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں آتیں ہیں۔ بلوچستان کا ٹماٹر نومبر سے فروری تک اور ستمبر سے اکتوبر تک منڈیوں میں آتا ہے۔ اسی طرح صوبہ سندھ کا ٹماٹر دسمبر سے اپریل تک منڈی میں دستیاب ہوتا ہے۔ ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا ستعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ پاکستان میں ٹماٹر کا فی کس ماہانہ استعمال 0.36 کلوگرام ہے۔ ٹماٹر کی مقبول ترین مصنوعات زیادہ تر ٹماٹو پیسٹ اور کیچپ ہیں اس وقت منڈی میں صوبہ پنجاب کا ٹماٹر ختم ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ ٹماٹر کی قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے کیونکہ سرحد سے ٹماٹر کی رسد میں سیکورٹی مسائل کی وجہ سے کمی آئی ہے۔ گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

مئی میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 1001 روپے فی سوکلوگرام رہی جو اس ماہ جون میں زیادہ ہوکر 1710 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اور شرح اضافہ 70.90 فیصد رہا۔ لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ جون کی نسبت 92.67 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی جون کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال جون کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے-/100 کلوگرام

منڈی	جون (2009) کی قیمتیں	مئی (2009) کی قیمتیں	جون (2008) کی قیمتیں	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2009) سے موازنہ	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا جون (2008) سے موازنہ
لاہور	1483	925	733	60.36	102.27
فیصل آباد	1933	1083	850	78.46	127.45
سرگودھا	1604	1042	908	54.00	76.61
ملتان	1792	854	1123	109.76	59.50
گوجرانوالہ	1333	842	492	58.42	171.19
اوکاڑہ	2108	963	954	119.05	120.96
راولپنڈی	1525	1529	746	-0.27	104.47
رحیم یار خان	1900	767	1293	147.85	46.92
اوسط	1710	1001	888	70.90	92.67

سرخ مرچ

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

عالمی ادارہ خوراک زراعت کے سال 2007 کے اعداد و شمار کے مطابق مرچ دنیا میں 65 کے قریب ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ مرچ کی مجموعی عالمی پیداوار میں بھارت 32.06 فیصد حصہ ساتھ پہلے، چین 10.65 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بنگلہ دیش 7.24 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان مرچ کی پیداوار میں 5.54 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں مرچ کا فی کس ماہانہ استعمال 84.79 گرام ماہانہ ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 89.75، 6.97، 2.58 اور 0.68 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ سال 08-2007 میں 158.64 (000 ایکڑ) رقبہ پر مرچ کاشت کی گئی جس سے 116.1 (000) ٹن مرچ کی پیداوار ہوئی جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 67.05 فیصد زیادہ ہے۔ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پہلی فصل (خریف) ستمبر سے نومبر تک اور دوسری (ربیع) کی فصل فروری سے اپریل تک منڈیوں میں دستیاب ہوتی ہے۔ جبکہ صوبہ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی سے اگست تک منڈیوں میں آتی ہے۔ مرچ کی پیداوار میں سندھ کا مجموعی ملکی پیداوار میں بڑا حصہ ہونے کی وجہ سے منڈی میں مرچ کی قیمتوں پر اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں مرچ کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سندھ کی پیداوار پر منحصر ہوتا ہے اچھی پیداوار قیمتوں کو مستحکم رکھتی ہیں جبکہ کم پیداوار منڈی میں مرچ کی قیمتوں پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ لیکن پنجاب کی مرچ کی پیداوار مقامی منڈی میں مرچ کی قیمتوں کو کچھ زیادہ متاثر نہیں کر پاتی۔ اس وقت مرچ کی قیمتوں میں پچھلے ماہ مئی کے مقابلہ میں معمولی اضافہ دیکھا گیا جبکہ پچھلے سال کے مقابے میں 43.37 فیصد کم رہیں لیکن سندھ کی خریف کی فصل کے منڈی میں آنے پر سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی ہونے کا امکان ہے۔ سرخ مرچ کی قیمتیں آئندہ خریف کی فصل منڈی میں آنے تک زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ گراف میں امسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

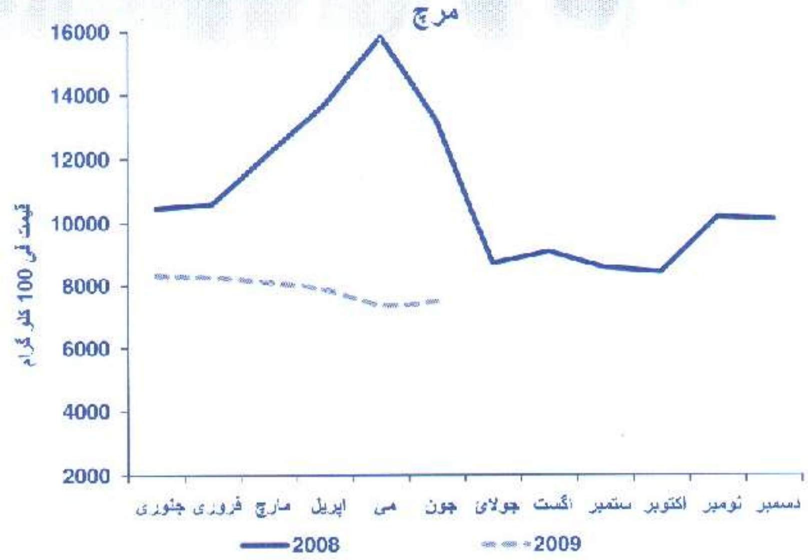

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ مئی کے دوران اوسط قیمت 7373 روپے فی سوکلوگرام رہی جو کہ جون میں بڑھ کر 7477 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ کی اوسط شرح 1.40 فیصد رہی جو گزشتہ سال جون کے مقابلہ میں 43.37 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے -/100 کلوگرام

منڈی	جون (2009) کی قیمتیں	مئی (2009) کی قیمتیں	جون (2008) کی قیمتیں	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا مئی (2009) سے موازنہ	جون (2009) کی فیصد قیمتوں کا جون (2008) سے موازنہ
لاہور	7775	7583	12458	2.53	-37.59
فیصل آباد	6813	6885	9665	-1.06	-29.51
سرگودھا	7317	6833	11375	7.07	-35.68
ملتان	6417	6646	11958	-3.45	-46.34
گوجرانوالہ	7058	6979	13283	1.13	-46.86
اوکاڑہ	9058	8225	12042	10.13	-24.78
راولپنڈی	7192	7583	14783	-5.16	-51.35
رحیم یار خان	8183	8250	20054	-0.81	-59.19
اوسط	7477	7373	13202	1.40	-43.37

زرعی مارکیٹنگ کے مسائل کے حل کیلئے

ٹال فری لائن 0800-51111 کا قیام

زرعی منڈیوں کے تازہ ترین ریٹ

محکمہ کی ویب سائٹ

www.amis.pk

پر ملاحظہ کیئے جاسکتے ہیں

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب

21۔ڈیوس روڈ لاہور۔فون نمبر: 042-9201094-9200754